Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

322

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں اور کانوں میں درد اور بند نزلہ کی وجہ تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نواب عبد اللہ خاں صاحب کی علالت

محترم نواب صاحب کی طبیعت بدستور پہلے جیسی ہے۔ کمزوری اور نقاہت زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اور اگر ممکن ہو تو اپنی اپنی جگہوں پر اجتماعی دعاؤں کا انتظام فرما دیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ہم رائے شماری کی جنگ میں ضرور کامیاب ہونگے۔ گورمانی

راولپنڈی ۸ اپریل۔ کشمیر کمیشن کے ممبران نے حکومت پاکستان کے نمائندوں سے گفت و شنید شروع کر دی ہے۔ اس گفتگو میں پاکستان کی طرف سے مسٹر مشتاق احمد گورمانی مسٹر محمد علی اور ڈپٹی چیف آف جنرل سٹاف شریک ہوئے۔ آج تیسرے پہر مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جو لوگ کشمیر کی تقسیم کے امکان کا ذکر کرتے ہیں وہ پرامن اور آزادانہ رائے شماری کے طریق کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ اہل پاکستان اپنے کشمیری بھائیوں کی اسلئے مدد کرتے ہیں۔ کہ وہ چاہتے ہیں کہ جو خود مختاری اور آزادی انہیں حاصل ہے۔ ان کے بھائی بھی اسی آزادی اور خود مختاری سے لطف اندوز ہوں۔ یہی وہ جذبہ ہے۔ جس کی وجہ سے پاکستان کے عوام ان کے لئے کسی بھی قربانی سے نہیں ہچکچاتے۔ اور انہوں نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ جب تک یہ مقصد عظیم حاصل نہ ہو وہ چین سے نہ بیٹھیں گے آپ نے آخر میں اس امید کا اظہار کیا کہ ہم رائے شماری کی جنگ میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

پاکستان کیلئے ہماری جدوجہد ختم نہیں ہوئی ۔۔ (مودی)

قیام سے مراد استحکام پاکستان ہے

لاہور ۸ اپریل۔ آج ایم۔ اے۔ او کالج لاہور کے جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے۔ مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسیس موڈی نے کہا۔ پاکستان کے لئے ہماری جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی۔ قیام سے مراد استحکام ہے یہ اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک ہماری یہ مملکت پوری طرح مستحکم اور مضبوط نہ ہو جائے۔ آپ نے کہا۔ آپ لوگ وہاں سے (امرتسر سے) کسمپرسی کی حالت میں نکلے اور یہیں آتے ہی تعلیمی ادارہ جاری کر دیا۔ یعنی اس جدوجہد میں کوشاں ہو گئے۔ جو استحکام پاکستان کے لئے نہایت ہی ضروری ہے آپ اس سلسلے میں مستحق مبارکباد ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ جلد کامرانی کی منزل کو پا لیں۔

آپ نے صوبے میں بحالیات کے کام کے موضوع پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہا جاتا ہے۔ بحالیات کا کام ختم ہو چکا ہے۔ لیکن یہ بات اس حد تک درست ہے کہ کیمپ خالی ہو گئے ہیں۔ اور عارضی طور پر لوگوں کو سر چھپانے کی جگہ مل گئی ہے لیکن حکومت کی کوشش یہ ہے کہ ہر ایک مہاجر کو رہنے کے لئے مکان اور گزر اوقات کے لئے زمین یا کوئی اور ذریعہ مل جائے۔ (باقی صفحہ ۲ پر)

(باقی صفحہ ۲ پر)

برآمدی ہنڈیوں کے لئے منظور شدہ کرنسیاں

کراچی ۸ اپریل۔ دولت پاکستان بنک نے مندرجہ ذیل ملکوں اور علاقوں کی کرنسیوں کے متعلق یہ منظوری دے دی ہے کہ بنکنگ کمپنیز (کنٹرول) ایکٹ مجریہ ۱۹۴۸ء اور بنکنگ کمپنیز (کنٹرول) کے ضوابط مجریہ ۱۹۴۹ء کے مطابق پاکستان میں جاری کردہ برآمدی ہنڈیوں کو ان کرنسیوں میں ظاہر کیا جا سکتا تھا۔

دولت مشترکہ برطانیہ۔ برطانیہ کے زیر انتداب علاقے برطانیہ کے زیر حفاظت علاقے اور زیر حفاظت ریاستیں۔ وہ علاقے جہاں بلجیم کا سکہ رائج ہے۔ (یعنی بلجیم۔ بلجین کانگو۔ لکسمبرگ روانڈا ارونڈی) برما چیکوسلاویکیہ وہ علاقے جہاں ولندیزی سکہ رائج ہے۔ (یعنی ہالینڈ ولندیزی جزائر شرق الہند اور جزائر غرب الہند) ڈنمارک، جزائر فیرو، وہ علاقے جہاں فرانسیسی فرانک رائج ہے (یعنی میٹروپولیٹن فرانس، الجزائر، ملک جو فرانسیسی ہند اور لبنان کے سوا فرانسیسی سلطنت میں شامل ہیں) آئس لینڈ، عراق، ناروے وہ علاقے جہاں پرتگالی سکہ رائج ہے (یعنی پرتگال) اور پرتگالی ہند کے سوا پرتگال سلطنت کے دوسرے علاقے) سویڈن، سوئٹزرلینڈ ریاست ہائے متحدہ امریکہ دولت پاکستان بنک، مرکزی ڈائرکٹوریٹ

متحدہ دفاع کی تردید

کراچی ۸ اپریل۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مشترکہ دفاع قائم کرنے کے لئے غور کیا جائے گا۔

بہاولپور میں فالتو گندم

بہاولپور ۸ اپریل۔ ایک زرعی تخمینہ میں بتایا گیا ہے کہ اگلے سال بہاولپور میں ملک کی بیس ۲۰ ہزار ٹن گندم فالتو ہوگی۔ ملکی گندم کا زیر کاشت رقبہ ساڑھے سات لاکھ ایکڑ ہے۔

حکومت پاکستان نے قائد اعظم کی روایات کو زندہ رکھا ہے

پشاور ۸ اپریل۔ قبائلیوں کی فلاح و بہبودی کے لئے پاکستان نے جو سکیمیں بنائی ہیں۔ آج سرحد مسلم لیگ کے صدر اور مہمند قبائل کے لیڈر حضرت بادشاہ گل نے ریڈیو پشاور سے پشتو پروگرام کا افتتاح کرتے ہوئے ان کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا قائد اعظم کو صوبہ سرحد کے عوام سے بہت محبت تھی اور وہ ان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ خوشی کا مقام ہے کہ حکومت پاکستان نے بھی ان روایت کو زندہ رکھا ہے۔ جہاں تک صوبہ سرحد کے عوام کا تعلق ہے۔ انہوں نے بھی پاکستان کو مضبوط اور خوشحال بنانے کے لئے کبھی کسی قربانی سے گریز نہیں کیا۔ پاکستان میں جس حکومت نے جنم لیا ہے۔ وہ شریعت کے مطابق ہوگی اور ہر شخص اس سے برابر کا فائدہ حاصل کرے گا۔

دشمنوں کے منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دشمن پاکستان میں پھوٹ ڈالنا چاہتا ہے۔ لیکن ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ارادوں میں کبھی کامیاب نہ ہوگا۔

بہادروں کو انعامات

آزاد کشمیر حکومت نے ان اکیس مجاہدین کو جنہوں نے بہادرانہ کارنامے کئے ہیں انعامات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

سفراء کے ناموں کا اعلان

کراچی ۸ اپریل۔ حکومت پاکستان نے کینیڈا، برما اور ترکی میں جو سفارتی نمائندے مقرر کئے ہیں ان کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ ترکی میں میاں بشیر احمد کینیڈا میں مسٹر محمد علی اور برما میں سردار اورنگ زیب خاں کو بھیجا جائیگا۔ میاں بشیر احمد کئی سالوں تک آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن رہے ہیں۔ اور سردار اورنگ زیب خاں صوبہ سرحد کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ مسٹر محمد علی غیر منقسم بنگال کے وزیر خزانہ کے عہدہ پر مامور رہے ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اقلیتوں کی آزادی میں مداخلت یقیناً ایک غیر اسلامی فعل ہے

پاکستان کو موافق تجارتی توازن حاصل ہے۔ اور دنیا کے چند ایک ممالک ہی آج اس سے بہرہ ور ہیں

(۱) "پاکستان کا حصول ہمارا منتہائے نظر نہ تھا بلکہ ہماری منزل مقصود کی طرف ایک قدم تھا۔"
(الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان)

(۲) "اسلامی معاشرہ تعمیر کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ غیر مسلموں کے حقوق نظر انداز کر دیئے جائیں۔ اقلیتوں کی آزادی میں مداخلت یقیناً ایک غیر اسلامی فعل ہوگا۔ اس لئے میں اقلیتوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انہیں اپنے مذہب پر چلنے اس کی حفاظت کرنے اور اپنی ثقافت کو فروغ دینے سے کسی طرح بھی نہیں روکا جائے گا۔"
(الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان)

(۳) میں سمجھتا ہوں کہ سائنس کی تعلیم پر جتنا بھی زور دیا جائے۔ وہ حالات حاضرہ کے اقتضا کے عین مطابق ہوگا۔ کیونکہ اس وقت ہماری اس نئی مملکت کو سائنس دانوں کی بہت ضرورت ہے۔
(الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان)

(۴) "سرکاری ملازمین کی سیاست صرف یہ ہے۔ کہ وہ دیانت داری اور تن دہی سے جمہور کی خدمت کریں۔"
(آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں)

(۵) "اسلامی حکومت دنیا میں پہلا ادارہ ہے۔ جس نے شہنشاہیت کو ختم کر کے استصواب رائے عامہ کا اصول جاری کیا۔ اور بادشاہ کی جگہ جمہور کے انتخاب کردہ امام (قائد حکومت) کو عطا کی۔" (مولانا شبیر احمد عثمانی)

(۶) "ہمیں یہ امر پوری طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ اب ہم آزاد ہیں۔ اور جہاں آزادی سے ہمیں سہولتیں ملتی ہیں وہاں ہم پر فرائض بھی عائد ہوتے ہیں۔ باہر سے آکر کوئی ہمارے ملک کی ترقی کے لئے کام نہیں کرے گا۔ یہ سب کچھ ہمیں خود کرنا ہے۔ اس کے لئے عزم ہمت اور محنت کی ضرورت ہے۔" (بیگم لیاقت علی خان)

(۷) "اس وقت جبکہ ہر طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ دنیا میں دو ہی نظام ہیں۔ ایک سرمایہ داری کا اور دوسرا اشتراکیت کا۔ تو مجھے خیال ہوتا ہے کہ شاید اللہ تعالےٰ کو یہ منظور ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کا یہ نعرہ حق بھی سچا ہو کر رہے کہ صرف دو ہی نظام نہیں بلکہ ایک تیسرا نظام بھی ہے۔ اور وہ اسلام کا نظام ہے۔" (چوہدری نذیر احمد خاں ممبر دستور ساز اسمبلی)

(۸) "گوناگوں دشواریوں اور مشکلات کے باوجود حکومت پاکستان نے تعمیر و ترقی کے اہم شعبوں کو نظر انداز نہیں کیا۔ بلکہ قلیل عرصہ میں صرف متعدد اہم اسکیموں کی منظوری دی بلکہ اکثر اسکیموں پر کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور حکومت کے ذمہ وار ارکان کے تدبر دانائی اور دوراندیشی کی بدولت توقع ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد پاکستان کا شمار دنیا کے خوشحال اور مرفہ الحال ممالک میں ہونے لگے گا۔
(ڈاکٹر نذیر احمد)

(۹) "پاکستان کو موافق توازن تجارت حاصل ہے۔ یہ صورت حال خوش کن ہے اور اس وقت دنیا کے صرف چند ایک ملک ہی اس چیز سے بہرہ ور ہیں۔"
(جافرے ٹائی سن ایڈیٹر کیپیٹل کلکتہ)

(۱۰) "ہم پاکستان کے لئے ہیں اور پاکستان ہمارا ہے۔" (والیان ہنزہ، نگر و چترال)

اقوام متحدہ میں سابق اطالوی مقبوضات کے مستقبل پر بحث

سر محمد ظفر اللہ خان کی طرف سے سوالات

لیک سکسیس ۸ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان نے اقوام متحدہ کے اجلاس میں اطالیہ کی سابق نوآبادیات پر بحث کا افتتاح کرتے ہوئے اطالیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ ایک فیض رساں اور فراخ دل نوآبادیاتی طاقت رہی ہے پانچ سوالوں کا جواب دے۔ آپ نے مزید زور دیا کہ سابق اطالوی مقبوضات کی مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو بھی بحث میں اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن کمیٹی کے چیئرمین نے جواب دیا کہ ابھی تک کسی سیاسی گروہ کی جانب سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔

اطالیہ کی طرف سے سائنور کیرولی جو اطالوی مشرقی افریقہ میں نائب گورنر جنرل رہ چکے ہیں۔ پہلی مرتبہ اقوام متحدہ کے مباحثات میں شرکت کر رہے ہیں۔ سر محمد ظفر اللہ خاں نے سیاسی کمیٹی میں مندرجہ ذیل سوالات پیش کئے (۱) سابق نوآبادیات کے باشندے جنگ سے قبل کس حد تک حکومت کے قابل بنائے گئے تھے۔

(۲) اطالویوں نے انہیں خود حکومت کی تربیت حاصل کرنے کے لئے کس حد تک سہولتیں بہم پہنچائی تھیں۔

(۳) نظم و نسق میں کس حد تک ترقی ہوئی اور عوام کو اعلےٰ سرکاری عہدوں میں کس حد تک شریک کیا گیا۔

(۴) نوآبادیات کی تعلیمی حالت کیا ہے۔

(۵) نوآبادیات کے عوام اور نوآبادیاتی طاقت کے مابین کیا امتیاز روا رکھا گیا تھا۔

سیاسی کمیٹی میں امریکہ کی طرف سے یہ تجویز کی گئی کہ اطالوی مندوب کو بھی ووٹ کا اختیار دیئے بغیر نوآبادیات کی بحث میں شرکت کی اجازت دی جائے چنانچہ اس تجویز کے باتفاق منظور ہونے پر سائنور کیرولی کو بحث میں شریک کیا گیا۔

سائنور کیرولی نے جواب دیا کہ وہ سر دست ان سوالات کے متعلق کوئی بیان نہیں دے سکتے۔ امریکہ نے تجویز کیا کہ برطانیہ کو سابق اطالوی مقبوضہ سیرینیکا کا اور اطالیہ کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں سابق اطالوی مقبوضہ سمالی لینڈ کا نظم و نسق سنبھالنے کی دعوت دی جائے اور اسارا کی بندرگاہ اور شہر سمارا کو حبشہ میں شامل کر دیا جائے۔

ہنگری کے اسقف اعظم کارڈینل مینڈسینٹی کے مقدمہ کو بھی ایجنڈے میں شامل کرنے کی تجویز منظور کر لی گئی۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

از مکرمی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

بتاؤں کیا تجھے ہمدم کہ میخانے پہ کیا گزری
جناب ساقیٔ مہوش کے مستانے پہ کیا گزری

شبستانِ صداقت میں فروزاں شمع جلتی ہے
مگر معلوم ہے؟ تجھ کو۔ کہ پروانے پہ کیا گزری

یقینِ محکم عملِ پیہم بھی تھا جمع منظم بھی
عجب ہے وحشتِ غربت میں دیوانے پہ کیا گزری

مری سر سبز کھیتی یُعجِبُ الزُّرَّاعَ ہے لیکن
نہ بھول اس بات کو زیر زمیں دانے پہ کیا گزری

بلائے قوم پنہاں زیر خود گنج کرم دارد
گذر زیں شکوہ بے جا کہ کاشانے پہ کیا گزری

چٹان آسا رہو جم کر۔ یہ ہیں دن ابتلاؤں کے
نہ دیکھو یہ کہ دیوانے پہ فرزانے پہ کیا گزری

وہ دیکھو منزلِ مقصود اٹھاؤ اب قدم جلدی
جو تم سے پہلے گزرے ان کے ستانے پہ کیا گزری

دعاؤں ہی سے اکمل مشکلیں حل ہوتی آئی ہیں
مرادیں اپنی پہلے بھی اسی صورت سے پائی ہیں

گورنر مغربی پنجاب کی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

ہز ایکسیلنسی نے فرمایا۔ آپ کی مالی مشکلات کے باوجود اس قدر کامیابی واقعی لائق صد تحسین ہے اس وقت آپ کو امرتسر کی نسبت دوگنی گرانٹ مل رہی ہے لیکن مجھے احساس ہے کہ مالی تنگیاں اتنی زیادہ ہیں کہ یہ آپکی احتیاج کو پورا نہیں کرتی۔

پیشتر ازیں کالج کے پرنسپل مسٹر دلاور حسین نے امرتسر سے نکلنے اور یہاں کسمپرسی کے عالم میں یہ تعلیمی ادارہ کھولنے کا مختصر سا تبصرہ کیا۔ کالج کے اثاثے اور ذمہ واریوں کا ہلکا سا خاکہ بیان کیا اور بتایا کہ اس وقت کالج میں ۲۷۵ طالب علم تعلیم پا رہے ہیں۔ اور دس سال الف۔ ایس۔ سی میں ۴۴۲ طلباء تھیں۔ آپ نے باقی داخلوں کا نتیجہ بھی بتایا حساب میں ۴

م۔ اوسطاً سو فیصدی اور اردو میں ۹۴ فیصدی تھا۔ آپ نے انجمن اسلامیہ امرتسر کپتان بشیر احمد شیخ صادق حسن اور دیگر سرپرستوں کی خدمات کو بھی سراہا۔

حاضرین میں مسٹر جسٹس محمد شریف۔ مسٹر جسٹس کارنیلیس کی شخصیتیں نمایاں تھیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

نرسنگ کی تربیت

لاہور ۸ اپریل۔ حکومت پاکستان نے سرکاری طور پر بچوں کی دیکھ بھال دایہ گیری امراض دماغی کے علاج بچوں کو پالنے کے فن اور پوسٹ گریجویٹ نرسنگ۔ بجلی کے ذریعہ مالش اور شعاعی طریقہ علاج میں ٹریننگ حاصل کرنے کیلئے خواتین کو برطانیہ اور آسٹریلیا بھیجنے انتظام کر دیا ہے۔ ٹریننگ میں دلچسپی رکھنے والی عورتوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس بارہ میں مزید اطلاعات انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات مغربی پنجاب یا سیکرٹری وزارت صحت پاکستان گورنمنٹ کراچی سے حاصل کی جائیں۔ ۳۰ اپریل تک پہنچ جانیوالی درخواستوں کو زیر غور لایا جائیگا۔

روزنامہ الفضل

۹ اپریل ۱۹۴۹ء

توبہ کرنے والے

لیگ میں ترقی پسندوں کا محاذ بنانے والوں نے لائل پور میں جو کنونشن کی ہے۔ اس کے پروگرام کی مختلف دفعات پر محاکمہ کرتے ہوئے ایک معاصر رقمطراز ہے کہ

"سول کے رپورٹر کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک احراری بھائی کی موجودگی پر بعض لیگی کارکنوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور اس سلسلے میں عجیب و غریب باتیں سوچی اور کہی گئیں۔

اس میں ان لیگیوں کے طرز فکر و نظر پر تعجب ہی نہیں سخت افسوس بھی ہے۔ وہ ایک غیر مسلم کا مسلمان بننا محض قبول کرتے ہیں۔ بلکہ اسکے انتہائی خیر مقدم کے لئے تیار ہونگے لیکن ایک غیر لیگی مسلمان لیگ میں آنا چاہے۔ تو اس کے خلاف بیسیوں وسوسے دل میں لائیں گے یہ اسلامیت نہیں۔ پاکستان کی خیر خواہی نہیں۔ لیگ کی بھی خیر خواہی نہیں۔ بلکہ فرقہ پرستی کی وہ غلط اور افسوسناک سپرٹ ہے۔ جس نے اب تک پاکستان کی بہترین آرزوؤں کو نقصان پہنچایا ہے۔"

جہاں تک ہم نے سمجھا ہے یہ معاملہ غیر لیگی لیڈروں سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ عوام سے۔ ایک زمانہ تھا کہ مسلم لیگ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ ایک سال چند لوگ ملکر چند ریزولیوشن پاس کر دیا کرتے تھے جن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا جاتا تھا۔ پھر دوسرے سال ویسے ہی ریزولیوشن ملکر پاس کر دیئے جاتے۔ اور محض ریزولیوشن پاس کرنے والی جماعت مسلم لیگ کی چڑ بن گئی تھی۔ ان دنوں میں مسلمانوں کی خواہ مخواہ جماعتیں نئی نئی نام اختیار کر رہی تھیں۔ ایک وقت تحریک خلافت کا زور ہوا پھر ایک زمانہ ایسا بھی آیا۔ کہ احراریوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہی حد نظر تک نظر آتا تھا۔ کچھ عرصہ نیلی پوش بھی شہاب ثاقب کی طرح فضا کو چیرتے ہوئے نکل گئے۔ الغرض ہر لیڈر اپنی الگ ٹکڑی بنا لیتا۔ اور جب تک زور چلتا عوام کے جذبات سے کھیل کر اپنا دل بہلا لیتا تھا۔

ایک وقت تک مسلم لیگ عضو معطل کی طرح مسلم قوم کے جسم کے ساتھ لٹکتی چلی آتی ایک دن ایسا آیا کہ سب محسوس کرنے لگے کہ اس مردے میں زندگی کے آثار پیدا ہو چکے ہیں۔ سنجیدہ لوگ جو عوام کے ساتھ مجبوراً بوقلموں لیڈری کے ہچکولے کھا رہے تھے۔ اور ادھر ڈوبے ادھر نکلے۔ ادھر ڈوبے ادھر نکلے کے طلسمات میں پھنسے ہوئے تھے مسلم لیگ کو سنبھلتا دیکھ کر اس طرف لپکے۔ اور جوق در جوق اس میں شامل ہونے لگے۔

تحریک خلافت کو تو پہلے ہی ختم کر دیا گیا تھا تحریک کشمیر کے وقت احراریوں کا جو سمندر ٹھاٹھیں مارتا تھا بالکل خاموش ہو چکا تھا۔ مسجد شہید گنج کے معاملہ میں نیلی پوش اور سرخ پوش باہم دست و گریباں ہو چکے تھے۔ الغرض جب عوام بھی تھک چکے تھے۔ اور ان کو تگنی کا ناچ نچانے والے لیڈر بھی کچھ سستا رہے تھے۔ کہ مسلم لیگ کے مردہ جسم میں جان پڑنے لگی۔ اور اس کا دائرہ روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ مسلم لیگ نے کانگریس کے مقابلہ میں جو مقاصد مسلم قوم کے سامنے رکھے وہ عوامی لیڈروں کے ستائے ہوئے اور کانگرس کے فرقہ وارانہ رویہ سے نالاں مسلم عوام کے لئے بھی بے حد جاذب اور مرغوب ثابت ہوئے۔ مسلم لیگ نے جو کچھ پیش کیا۔ وہ ایک ٹھوس چیز تھی۔ متانت اور سنجیدگی اس کی پشت پناہ تھی۔ بے غرض لیڈری اس کو میسر تھی۔ تمام دوسری جماعتیں اس کے سامنے شکست کھا گئیں صرف وہی مسلمان الگ رہ گئے جو صرف اپنی ذاتی اغراض کے پیش نظر مسلمان عوام کا ایک محاذ پر جمع ہونا گوارا نہیں کر سکتے تھے۔

ہم یہاں صرف ان لوگوں کا ذکر کر رہے ہیں جو سیاست میں حصہ لے رہے تھے۔ ان لوگوں کے دو گروہ تھے۔ ایک تو برطانوی سامراج کے ہاتھ میں تھے۔ اور دوسرے کانگرس کے باجگزار۔ مسلم لیگ کا بڑھتا ہوا اثر دیکھ کر ان دونوں گروہوں نے اس کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کر لیا۔ اور اس کو ناکام بنانے کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگا دیا۔ چونکہ تقسیم کے آخری اعلان تک کسی کو امید نہیں تھی۔ کہ ضرور تقسیم ہو جائیگی مسلم لیگ کے مسلمان کہلانے والے دشمنوں نے خوب کھل کھیلا۔ ان کا استقامت کی زیادہ تر وجہ یہ بھی تھی کہ قائداعظم ان لیڈروں کی حقیقی ذہنیت کی قلعی نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ کرنا چاہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمان ایک غریب قوم تھی۔ اور مسلم لیگ کے پاس اتنا فنڈ نہیں تھا۔ جس سے وہ ان لیڈروں کو کانگرس اور غیر منقسم پنجاب کے وزیراعظم کے مقابل نیلام میں خرید سکتے۔ یہ لیڈر خدا کے فضل سے اسی کینڈے کے تھے۔ جس کینڈے کا عبداللہ آف کشمیر ہے۔ آخر دم تک انہوں نے لیگ کے راستہ میں روکیں پیدا کرنے کے لئے پورا پورا زور لگایا۔ مگر بایں ہمہ لیگ کامیاب ہو گئی مسلم لیگ کامیاب ہو گئی وہ دریا کے پار اتر گئی ہے۔ مگر اس کے دشمن جنہوں نے اسکو ناکام بنانے کے لئے آخری دم تک کوشش کی۔ اور اپنے لشکر کے ساتھ دریا کے بیچوں بیچ تک اس کا پیچھا کیا۔ جب غرق ہونے لگے ہیں۔ تو اب اپنا تائب ہونا ظاہر کر رہے ہیں اب معاصر چاہتے کہ جس توبہ پر اس اللہ تعالے نے اعتبار نہ کیا۔ جو علیم و حکیم عزیز و قدیر ہے۔ تو مسلم لیگی جو محض انسان ہیں کس طرح ایسی توبہ پر اعتبار کر سکتے ہیں۔ اور کرنا بھی چاہیں تو انہیں کیوں کرنا چاہیئے۔ ان کا یہ دہائی مچانا کہ "میں ایمان لاتا ہوں۔ میں ایمان لاتا ہوں" اب کس طرح قابل پذیرائی ہو سکتا ہے؟

ہم مان لیتے ہیں کہ مسلم لیگ کے لیڈروں نے تقسیم کے بعد مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا ہم مان لیتے ہیں کہ انہوں نے انتہائی درجہ کی خود غرضی سے کام لیا۔ لوٹ کھسوٹ، کنبہ پروری اور اس قسم کے دوسرے جرائم کے مرتکب ہوئے۔ ہم مان لیتے ہیں۔ کہ ان میں سیاسی شعور بھی نہیں ہے۔ جو کام ان کے سپرد ہوا انہوں نے اسکو نہیں کیا۔ اور نہ اپنے عہدوں کے اہل ہیں۔ جن پر انہوں نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا۔ انہوں نے ابتری پھیلائی۔ الغرض انہوں نے ہر وہ کام کیا۔ جو قومی مفاد کے مخالف تھا۔ انہوں نے ایک بھی اچھا کام نہیں کیا۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ ان کو نکال دیں ان کو اب کسی طرح آگے نہ آنے دیں۔ خواہ وہ کوئی جتن کریں۔ کتنی توبہ کریں۔ ان کی توبہ پر اعتبار ہرگز نہ کریں۔ ہم یہ سب کچھ مانتے ہیں۔ ان سے جو سلوک ہوا ہے۔ اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیئے۔ ان پر مقدمے بنائے جائیں۔ اور ان کو مثالی سزائیں دی جائیں۔

اس کے باوجود سوال ہے۔ کہ اگر ایک گاؤں کا نمبردار بے ایمانی کرے۔ اور اس کی پاداش میں جیل میں ڈال دیا جائے۔ تو کون ہے کہ جو ایک مسلمہ گنہگار کو اس کی جگہ مقرر کرنے پر رضامند ہوگا۔ وہ کونسی عجیب و غریب مصلحت ہے جو یہ ثابت ہونے پر کہ کوئی بڑا رشوت خوار ہے سٹالن ہے کہ کسی مسلمہ بدخواہ کو خواہ وہ انگریز ہی کیوں نہ ہو انگلستان کا وزیراعظم بنا دینے کا تقاضا کرے گی۔ بیشک بعض وقت ایسے مواقع بھی پیش آ جاتے ہیں۔ جب دو برائیوں میں انتخاب کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن جو ایک برائی کے اختیار کرنے پر زور دیتا ہے۔ اسکو یہ بھی ثابت کرنا پڑتا ہے کہ اسکی پسندیدہ برائی دوسری سے کم خطرناک ہے۔ جب یہ ثابت ہو کہ الف نے قوم کا مال ناجائز طور پر کھایا۔ اور یہ بھی ثابت ہو کہ ب نے نہ صرف قوم کو کھایا بلکہ دشمنوں کا مال کھا کر ٹکے ٹکے پر قوم کو فروخت کرنے کی بھی کوشش کی۔ تو اگر الف کو بھی قرار واقعی سزا کا مستحق سمجھا جائے۔ تو اس سے یہ کس طرح لازم آتا ہے۔ کہ ان کی جگہ ب کو دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسلم لیگ کی اصلاح کرنا یا اس کے مقابل کوئی اور صالح جماعت جو مسلمانوں اور پاکستان کے لئے مفید ہو برپا کرنے کا جذبہ بذات خود کوئی برا جذبہ نہیں ہے۔ اور ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ اگر مسلم لیگ ملک و قوم کے لئے مفید ثابت نہیں ہوئی۔ تو کوئی اور مضبوط جماعت۔ یہ کام اپنے ہاتھ میں لے کر برسر اقتدار آ جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ آج تک اس ضمن میں جو نمونہ پیش کیا گیا۔ وہ نہایت ہی مشتبہ اور مشکوک اطراف سے پیش کیا گیا ہے۔ اور ایسی تمام کوششیں بدنام قسم کے چند خاص قسم کے لوگوں کے ساتھ ہی منسوب ہوتی رہی ہیں۔ جو بات آخر کار ایسی تمام کوششوں کی ناکامی کا باعث ہوتی رہی ہے۔ اس لئے کیا یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ جو لوگ واقعی مسلم لیگ کی اصلاح چاہتے ہیں۔ یا کسی دوسری صالح جماعت کے برسر اقتدار آنے کے خواہشمند ہیں۔ وہ اور نہیں تو کم از کم مصلحت اندیشی کے پیش نظر ہی ایسے لوگوں کو آگے آنے سے روکیں۔ جو خواہ توبۃ النصوح ہی کر چکے ہوں۔ مگر جن کی موجودگی ایسی ہر تحریک کو عوام کی نظر میں خطرے کا الارم بنا دیتی ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر یہ لوگ واقعی توبۃ النصوح کر چکے ہیں۔ تو ان کو کسی حکیم نے تو نہیں بتایا کہ تم ضرور لیڈری کرو ورنہ تم زندہ نہیں رہ سکتے۔ اگر وہ واقعی قومی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اور پاکستان کی بہبودی تقاضا کرتی ہے کہ لیگ کی اصلاح کی جائے۔ یا اس کو کسی دوسری صالح جماعت کے اثر سے دبا دیا جائے۔ تو ایسے لوگوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ خود ہی آگے نہ آئیں۔ اور کسی اور طرح خدمت قوم کر لیں۔ اور قوم کے حقیقی خیر خواہوں کا بھی فرض ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو پیچھے ہی رہنے کا مشورہ دیں۔

احباب کو ایک نیک مشورہ

(از صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ منتظم مدرسہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر یہ خواہش اور طاقت پیدا کی ہے کہ وہ ترقی کرے۔ اس فطرتی تقاضے کی بنا پر ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے دیگر اقارب کو ترقی کے انتہائی مقام پر دیکھے۔ اس غرض کے لئے دنیا کے لوگ سینکڑوں جتن اور ہزاروں کوششیں کرتے ہیں۔ حصول مقصد کی خاطر لاکھوں روپے پانی کی طرح بہاتے ہیں۔ مگر بہت تھوڑے ہیں جو ان انتہائی کوششوں کے بعد ترقی کی صحیح راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے خدا کا ایک عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وابی) عرب کی وادی میں مبعوث ہوا۔ اس نے اپنی قوم کو ترقی کی صحیح راہوں پر ڈالا اور افراد کو دوام کی زندگی کی شاہراہ بتائی۔ اس نے تمام وہ طریقے اور گر بتائے جس سے کسی قوم کے افراد ترقی کے اعلیٰ اور انتہائی مقام حاصل کر سکیں۔ مخالفت کی آندھیوں اور طوفانوں کے باوجود ہزاروں اور لاکھوں جاں نثار پروانے اس حق و صداقت کی شمع کے گرد جمع ہو گئے۔ ہر قربانی جو ان سے مانگی گئی انہوں نے پیش کی۔ آپ کی تعلیم کو انہوں نے اپنایا اور حرز جان بنایا۔ یہی وہ جذبہ تھا جس کے نتیجہ میں وہ دنیا کے عالم بنے اور گلہ بانی کے بجائے جہاں بانی کے فرائض انہیں تفویض کئے گئے۔ یہ لوگ آسمان کے نہایت درخشندہ اور عالمتاب ستارے بنے یہی وہ لوگ تھے جو انبیاء علیہم السلام اور سب سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیح معنوں میں وارث ہوئے۔ آج بھی جبکہ اس زمانے میں اسلام کی تعلیم سے لوگ ناآشنا ہو چکے تھے قرآن کا مفہوم دنیا بھول چکی تھی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو زمانہ فراموش کر چکا تھا۔ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ دین کی ہر وہ راہ جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمائی تھی آپ نے اسے دوبارہ قوموں کے سامنے پیش کیا اور آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی شمع روشن کی جس سے صحابہ کے قلوب روشن تھے۔ آپ نے بھی اپنے ماننے والوں کو روحانی آسمان کے ستارے بنا دیا۔ ان ستاروں میں سے بعض تو نہایت ہی درخشندہ اور تابندہ تھے اور یہ وہی لوگ ہیں جنہیں آج ہم حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضؓ۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضؓ۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضؓ اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضؓ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ تھے جو اپنی وفات کے بعد صحیح طور پر علماء العلم کے مصداق ٹھہرے۔

انہی وجودوں کے جانشین اور انہی لوگوں کے قائمقام پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ تا اس درسگاہ میں ایسے وجود تیار ہوں جن پر آنے والی نسلیں فخر کریں۔ اور آسمان احمدیت پر ایسے ستارے جلوہ گر ہوں جنکی شعاعیں عصیاں کی ظلماتی حدود کو چیرتی ہوئی انسانی قلوب میں صحیح روشنی اور کامل معرفت پیدا کریں۔

آج مدرسہ احمدیہ کو قائم ہوئے چالیس سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ سینکڑوں وجود اس درسگاہ سے تیار ہوئے جنہوں نے غیر ممالک میں انتہائی جانفشانی اور خوش اسلوبی سے اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور آج بھی دنیا کے ہر خطے میں اپنے وجود سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو پورا کر رہے ہیں کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

اور ہزاروں انسان جو تثلیث کے پھندوں میں بُری طرح جکڑے ہوئے تھے خدا تعالیٰ کے فضل اور انہی لوگوں کی کوششوں کے آستانۂ الوہیت پر جھک رہے ہیں۔

خدا کے فضل اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی خاص توجہ کے طفیل ہر سال کئی وجود تیار ہوتے ہیں جو حضرت ہی کی ہدایات اور ارشادات کے ماتحت اسلام اور احمدیت کی خدمت بجا لاتے ہیں پس جماعت کے وہ ہونہار نوجوان جو اپنے دل میں اس عزم کو لے کر جوان ہو رہے ہیں کہ وہ بڑے ہو کر اسلام یعنی احمدیت کی خدمت کریں گے اگر وہ چاہتے ہیں کہ شہرت دوام کی زندگی حاصل کریں۔ اگر وہ اس بات کے خواہاں ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور ان کا نام منعم علیہ گروہ میں لکھا جائے تو میں انہیں مشورہ دوں گا کہ اگر انہوں نے مڈل کا امتحان پاس کر لیا ہے تو وہ فوراً مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں۔ اور صحیح طور پر دلائل اور براہین کی ان تلواروں سے مسلح ہو جائیں جو کفر اور اسلام کی دائمی جنگ میں ان کے کام آنے والی ہیں۔

مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت دنیا میں ایسے انقلابات اور تغیرات ہونے والے ہیں کہ اگر ان قوموں نے جو اس وقت سیاسی طور پر معزز سمجھی جاتی ہیں دینی حصہ قربانیوں کا ادا نہ کیا تو وہ گر جائیں گی اور وہ عزت پائیں گی جو اس وقت سیاسی طور پر معزز نہیں سمجھی جاتیں پس میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو دین کے لئے وقف کریں .... میں مانتا ہوں کہ دوست چندے میں قربانی کرتے ہیں لیکن زندگی وقف کرنے کے لئے بہت کم لوگ آتے ہیں .... ضرورت ہے کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں ...... پس میں تحریک کرتا ہوں کہ دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں۔ تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے اور دوسری تحریک انجمن کو کرتا ہوں کہ پڑھائی کی سکیم ایسی ہو کہ تھوڑے سے عرصہ میں زیادہ سے زیادہ دینی تعلیم حاصل ہو سکے"

(فرمودہ خطبہ جمعہ ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء مطبوعہ الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۴۴ء)

پس جماعت کے مڈل پاس نوجوانوں سے ہر گذارش ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس ارشاد کو بغور پڑھیں اور زندگی کے صحیح مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آج ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ ایسے باپ جن کے بچے اس سال مڈل پاس کر چکے ہیں۔ ایسی مائیں جن کے نونہال تعلیم کے اس درجہ تک پہنچ گئے ہیں خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان نعمت کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنے بچوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قائم کردہ مدرسہ میں داخل کروا کے اپنے اور اپنے بچے کی عاقبت کو سنوار دیں۔ تا جب وہ خدا کے حضور جائیں تو ان کا سر بجائے ندامت سے جھکنے کے فخر سے بلند ہو۔ کہ اے ہمارے مولا ہم نے اپنے بچوں کو تیری راہ میں دے دیا تھا۔ ہم نے تیرے خلیفہ برحق کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو قربان کر دیا تھا۔ صرف اس لئے کہ تیرا نام بلند ہو اور تیرا دین پھیلے

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سعادت سے بہرہ ور ہوں۔

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب ربوہ سٹیشن کا ٹکٹ خریدیں

جیسا کہ احباب کی اطلاع کے لئے قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے ہمارے نئے مرکز ربوہ کے لئے گاڑیوں کی باقاعدہ آمد و رفت شروع ہو چکی ہے۔ تین گاڑیاں چک جھمرہ کی طرف سے سرگودہ جاتی ہوئیں تین منٹ کے لئے ربوہ ٹھہرتی ہیں اور ایسے ہی تین گاڑیاں سرگودھا کی طرف سے چک جھمرہ جاتی ہوئی ربوہ ٹھہرا کریں گی۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ربوہ کے لئے ہی ٹکٹ طلب کریں اور اگر کوئی ریلوے ملازم ربوہ کے لئے ٹکٹ دینے سے انکار کرے تو اس کی توجہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب کی چٹھی نمبر ۲۳۲ 89/C.G مورخہ ۲۵ ۳ ۴۹ کی طرف مبذول کرائی جائے۔ ربوہ سٹیشن چنیوٹ سے چھ میل اور لالیاں سے سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کے مطابق بکنگ کلرک سے ٹکٹ بنوائے جائیں۔ اگر ربوہ کے چھپے ہوئے ٹکٹ نہ مل سکیں تو Blank card Ticket بنوانے کا مطالبہ کریں۔ دوست کسی صورت میں بھی سوائے ربوہ کے کسی اور سٹیشن کا ٹکٹ نہ خریدیں۔ ورنہ ہمارا انتظام قائم نہ رہ سکے گا۔

ناظر امور عامہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام زمیندار بھائیوں کے نام

تین تین سیر فی کس گندم یا آٹا جلسہ سالانہ پر ضرور لیتے آئیں

"میں زمیندار بھائیوں سے کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو جلسہ پر آئے یا وہ افراد جو جلسہ پر آئیں وہ اپنے ساتھ تین تین سیر گیہوں یا آٹا فی کس کے حساب سے لیتے آئیں۔ ان تین سیر آٹا یا گیہوں میں ایک کھانا گندم یا آٹا لانیوالا کا ہوگا۔ اور ایک ایسے آدمی کا کھانا ہوگا جو غریب ہے یا شہری ہے اور وہ اپنے ساتھ گندم یا آٹا نہیں لا سکتا۔ یعنی ڈیڑھ سیر گندم یا آٹا فی کس کھانے کا اندازہ ہے۔ ان تین سیر میں ڈیڑھ سیر اس فرد کا ہوگا اور ڈیڑھ سیر ایک اور شخص کا ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کے دفتر میں اس کا مہمان لکھا جائے گا"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جلسہ پر آنے والے احباب سے گذارش ہے کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے وقت اپنے ہمراہ تین تین سیر گندم یا آٹا لائیں۔ تاکہ سلسلہ کی طرف سے مہمانوں کی مہمان نوازی کی جا سکے۔

(نظارت بیت المال ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ)

مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست

لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا۔ جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا اور خدا تعالیٰ نے اپنے سلسلہ کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے جس کی سماعت عنقریب ہونیوالی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔ اور ویسا ہی فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ آمین

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت

(از مکرم مرزا محمد حیات صاحب تاثیر مولوی فاضل چنیوٹ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ ج کذالک ج لنثبت بہ فوادک ورتلنٰہ ترتیلا (فرقان ع ۳)

کافر کہتے ہیں۔ کہ اس پیغمبر پر قرآن سارے کا سارا ایک دم سے کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ جیسا وقتاً فوقتاً اُترا۔ ایسا ہی اُترنا چاہیئے تھا اور اے پیغمبر اس میں مصلحت۔ یہ ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً اس کے ذریعے تمہارے دل کو تسکین دیتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر اُتارا ہے۔

اس آیت کے علاوہ اور بھی کئی مقامات پر قرآن کریم نے غیروں کے اقوال کو نقل کیا ہے جن کے متعلق یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا قرآن پاک کے یہ بیان کردہ الفاظ بعینہٖ وہی الفاظ ہیں جو کفار یا گذشتہ مومنین نے اپنے منہ سے کہے یا کچھ ردوبدل اور کمی بیشی کے ساتھ اپنے الفاظ میں اُن کی بات کو پیش کیا گیا ہے۔

تو یاد رہے کہ صورت اوّل یعنی ان الفاظ کو بعینہٖ وہ الفاظ قرار دینا کہ جو کفار یا گذشتہ مومنین کے منہ سے نکلے تھے درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح پر اعجاز قرآن باطل ہو جاتا ہے۔ اور اس صورت میں فصاحت کفار کی ہوئی نہ کہ قرآن پاک کی۔ حالانکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ قرآن پاک فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے عدیم النظیر ہے۔ پس جب ہم یہ کہیں گے۔ کہ یہ الفاظ بعینہٖ وہی الفاظ ہیں جو کفار کے منہ سے نکلے۔ تو اعجاز قرآنی کے دعوےٰ کی گویا خود ہم نے ہی تردید کر دی کیونکہ اُس کی مثل کے پائے جانے کا ہم نے اقرار کیا جو کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے

دوسری صورت یہ ہے کہ الفاظ ترتیب اور صیغوں میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ تو یہی صورت صحیح اور درست ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی ایک باتیں تورات اور انجیل میں بھی موجود ہیں۔ اور قرآن پاک نے بھی اُن کا ذکر کیا ہے مگر کچھ تغیر کے ساتھ اس طرح پر کہ اُن کے مقصود اور مراد میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اور اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس اعجازی طرز اور طریق اور فصیح فقروں اور دلچسپ استعارات میں قرآنی عبارات ہیں۔ اس قسم کے فصیح فقرے کافروں کے منہ سے ہرگز نہ نکل سکتے تھے۔ اور نہ ہی اتنی اعلیٰ ترتیب ہو سکتی تھی۔ اس لئے قرآن کریم کی فصاحت اور بلاغت کے اعجاز کو برقرار رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ نے کفار کے مقصود اور مفہوم کو بھی اعجازی ترتیب اور الفاظ میں بیان کیا تا کہ قرآن کریم کی فصاحت اور بلاغت کے اعجاز میں فرق نہ آئے اور کسی کو زبان کھولنے کا موقعہ نہ مل سکے۔ اور قرآن کریم کی فصیح و بلیغ عبارت میں کفار کے غیر فصیح فقرات بھدے معلوم نہ ہوں۔ مثلاً تورات میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ جس رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم سے اگر اس کا مقابلہ کیا جائے۔ تو بہت سے صیغوں بلکہ بعض جگہ پر بظاہر معنوں میں بھی اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ آذر تھا لیکن اکثر مفسر لکھتے ہیں کہ آپ کا باپ کوئی اور تھا نہ کہ آذر۔

تو اب جب کہ یہ بات ثابت ہو گئی کہ قرآن کریم نے کفار کے مفہوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو اپنے الفاظ میں بیان کر کے اُن کو کفار کے اقوال کہا ہے۔ تو میں اس صورت میں ظاہری رنگ میں وارد ہونے والے ایک اعتراض کا بھی جواب دینا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ قرآن کریم نے پھر غلط بیانی کی کہ کفار نے یوں کہا ہے حالانکہ کفار کے وہ الفاظ نہیں جو قرآن کریم نے بیان کئے ہیں۔ تو ان کے لئے یہ بات یاد رکھنے کہ صدق دو طرح پر ہے

اوّل:۔ صدق باعتبار ظاہر الاقوال۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ عیسیٰ مریم کا بیٹا تھا۔ اور ابراہیم کے دو بیٹے اسمٰعیل اور اسحٰق کیونکہ ظاہر کے واقعات بغیر تاویل کے یہی ہیں۔

دوم:۔ صدق باعتبار التاویل والمآل۔ جیسے قرآن پاک نے کفار اور مومنوں کے کلمات کچھ تصرف کر کے بیان فرمائے ہیں۔ اور جن کی مثال اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ یا مثلاً حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں انی متوفیک کے معنے انی ممیتک کے کئے ہیں تو اب اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فلما توفیتنی کے معنے فلما امتنی کئے ہیں۔ تو یہ غلط بیانی یا الزام نہ ہوگا۔ بلکہ بالکل صحیح اور درست بات ہوگی۔ کیونکہ کہنے والے نے تاویل اور مآل کے لحاظ سے ایک بات امام صاحب کی طرف منسوب کی ہے اور الفاظ یا صیغے کی تبدیلی کو مدنظر نہیں رکھا۔

نو یادہ وضاحت کے لئے اسے یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایک ماہر فن کاریگر نہایت خوبصورت اینٹوں سے ایک عمارت بناتا ہے۔ اور بعض جگہ پر ناتراشیدہ پتھر اور کھنگر یلی اینٹ بھی استعمال کرتا ہے مگر اس طرح پر کانٹ چھانٹ کر کہ وہ پتھر اور کھنگر یلی اینٹ دوسری خوبصورت اینٹوں میں مل جاتی ہے۔ اور ان کی عیب معلوم نہیں دیتی اب اگر کوئی کہے کہ اس عمارت میں پتھر اور کھنگر بھی استعمال کیا گیا ہے۔ تو یہ غلط بیانی نہ ہوگی۔ بلکہ اس سے کاریگر کی مہارت کا پتہ چلے گا۔ کہ وہ اپنے فن کا خوب ماہر ہے۔

پس قرآن کریم میں جو کفار یا گذشتہ مومنین کے کلمات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ ان کے اصل الفاظ نہیں۔ بلکہ صیغوں یا ترتیب کی تبدیلی کے ساتھ اس طرح پر بیان کئے گئے ہیں۔ کہ اُن کے مفہوم اور مراد میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور یہ چیز قرآن کریم پر غلط بیانی کے الزام کو متلزم نہیں بلکہ اُس کی فصاحت اور بلاغت کی ایک اور دلیل ہے۔ کہ اُس نے کفار اور مومنوں کے غیر فصیح اور ناقص ترتیب والے کلمات کو بھی اعلیٰ ترتیب اور فصیح و بلیغ الفاظ میں اس طرح پر پیش کیا ہے کہ اُن کے مفہوم اور مقصود میں کسی بھی قسم کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا ۔۔۔ احدی

برائے توجہ خریداران الفضل لاہور

لاہور میں اخبار الفضل کی تقسیم کا انتظام میاں غلام محمد صاحب ثالث کے ذمہ ہے۔ میاں عبد الکریم صاحب کو انہوں نے اپنی طرف سے کچھ دن کام پر لگایا۔ مگر بعض حالات کی وجہ سے ان کو فارغ کر دیا گیا ہے۔

میاں عبد الکریم کی طرف سے کوئی رقم دفتر الفضل میں نہیں آئی۔ جو احباب اُن کے ذریعہ پرچہ خریدتے تھے وہ ثالث صاحب کو اطلاع دیں تا کہ اُن کو پرچہ مل سکے۔

جن احباب کو پرچہ نہیں مل رہا ہے۔ وہ دفتر میں یا ثالث صاحب کو اطلاع دے دیں تا کہ پرچہ باقاعدگی سے ان کی خدمت میں پہنچ سکے۔

الفضل کے حساب میں دفتر کی چھپی ہوئی رسید کے بغیر کوئی رقم تسلیم نہیں کی جائے گی (مینجر الفضل)

مجلس مشاورت کے متعلق ایک ضروری اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کی اطلاع آئی ہے مگر دفتر ہذا میں جو ریکارڈ دفتر بیت المال سے لیا گیا ہے۔ اس میں ان جماعتوں کا نام درج نہیں ہوتا۔ اسی طرح جماعتوں کے افراد چندہ دہندگان کی تعداد میں فرق ہوتا ہے۔ اس لئے تمام نئی جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی نئی جماعت نے نظارت بیت المال کو جماعت کے قائم ہونے کی اطلاع نہیں دی۔ تو وہ فوراً جماعت کے مقام کی اطلاع اور تعداد افراد چندہ دہندگان سے مطلع فرمائیں۔ تا کہ ان کو ٹکٹ جاری کرنے میں دقت نہ ہو۔

اسی طرح بعض احباب بحیثیت امیر بطور نمائندہ شامل ہونا چاہتے ہیں۔ حالانکہ نظارت علیا میں ان کا نام درج نہیں ہے۔ جماعتوں کی خدمت میں عرض ہے کہ نظارت علیا میں اپنی امارت کے اندراج کے بارہ میں تسلی فرمائیں۔ دفتر ہذا ان دفاتر کی اطلاعات کی بنا پر کارروائی کر سکے گا (سیکرٹری مجلس مشاورت)

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۲ر مارچ ۱۹۴۷ء میں مدرسہ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

”ضرورت ہے کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں۔ تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے۔“

مدرسہ احمدیہ میں مڈل پاس بچوں کا داخلہ یکم مئی ۱۹۴۹ء سے شروع ہوگا۔ اور مہینہ تک جاری رہے گا۔ پندرہ مئی ۱۹۴۹ء کو داخلہ ختم ہوگا۔ اور جو طالب علم یا ان کے سرپرست جلسہ سالانہ پر نئے مرکز ربوہ میں تشریف لائیں۔ دفتر میں آکر مفصل معلومات حاصل کر سکتے ہیں جلسہ کے اوقات کے بعد دفتر کھلا ہوگا۔ طلباء مڈل پاس ہونے کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ مدرسہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

درخواست دعا

میری والدہ دیر سے بیمار رہتی ہیں۔ اُن کی انتڑیوں میں خرابی ہے ۔۔۔ آپ ۔۔۔ میں داخل کرانا ہے۔ احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ لطیف احمد ۔۔۔ ماچھی واڑہ ۔۔۔

جذباتی امراض اور ان کا علاج

(از مکرم مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور)

جہاں عام طور پر جسمانی نقائص اور بیماریوں کی مادی وجوہات خوراک کی کمی یا خرابی۔ آب و ہوا کی خرابی یا چوٹ وغیرہ سمجھے جاتے ہیں۔ وہاں یہی بیماریاں جذباتی یا ذہنی خلجان کی وجہ سے بھی تشویشناک صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ ایسی بیماریوں کے علاج کو سائیکو سومیٹک طریقہ علاج کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس طریقہ علاج کے ماہرین کی رپورٹ جو حال ہی میں ان کی امریکی سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں بعض ایسی ایسی جذباتی بیماریوں کے علاج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جو ان ماہرین کی سالہا سال کی لگاتار کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جس کا مختصر سا ذکر ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔ سوسائٹی ہذا کے سیکرٹری ڈاکٹر ٹرامیٹ لکھتے ہیں۔ کہ میرے پاس ایک پچاس سالہ عورت آئی۔ جس کو دورانِ سر۔ دل میں درد۔ اور ہاتھوں میں جلن کی شکایت تھی۔ عام جسمانی بیماریوں کے طریق پر پندرہ دن تک نہایت احتیاط اور باقاعدگی کے ساتھ علاج کرنے کے باوجود مرض میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ جس پر مجھے مزید غور کرنے اور مکمل تحقیقات کرنے کی فکر پیدا ہوئی۔ چنانچہ جب میں نے مریضہ سے گہری ہمدردی کا اظہار شروع کیا۔ اور مرض کے ابتداء کے متعلق دریافت کیا۔ تو پتہ چلا۔ کہ مریضہ کے بیٹے کا اس کے ساتھ جو سلوک ہے۔ وہ اسے پسند نہیں۔ اور یہی اسکی شدید علالت کا باعث ہے۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد میں نے اس کے بیٹے اور بہو کو اس بات پر آمادہ کر لیا۔ کہ وہ اس بڑھیا عورت سے خوشگوار تعلقات بڑھائیں۔ اور مکمل طور پر اس کے ساتھ تعاون کریں۔ چنانچہ اس تبدیلی سلوک کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سالوں کی بیماری ایک ہی رات میں ناپید ہو گئی۔ اب انہی تجربات اور تحقیقات کو جاری رکھنے کے نتیجہ میں یہ واضح ہو چکا ہے۔ کہ آج کل جو جسمانی بیماریاں نظر آتی ہیں۔ ان کا زیادہ باعث یہی جذباتی خلجان اور ذہنی خرابیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً

(۱) احساس برتری کے مریض عموماً دانتوں اور معدہ کی درد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(۲) احساس کمتری کا اثر نقصان اور خون کی کمی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

(۳) حسد اور کینہ کو پالنے کی وجہ سے جگر اور دل میں درد لاحق رہتی ہے۔

(۴) مایوسی اور ناامیدی کا مریض بھوک کی کمی اور دق کی طرف جاتا ہے۔

(۵) مالی پریشانیوں کے نتیجہ میں دورانِ سر۔ غشی اور خون کا دباؤ ہوتا ہے۔

سائیکو سومیٹک طریقہ علاج اسی فی صدی ایسے مریضوں کا کامیاب ہو رہا ہے۔ مفصلہ بالا مرضوں میں مفصلہ ذیل علاج تجویز کئے گئے ہیں:۔

احساس برتری کے مریض کو ایسے ماحول میں رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ جہاں مزدور کام میں مصروف نظر آئیں۔ جہازوں کی گودیاں اور ریلوے کے یارڈ یا پلیٹ فارم اس کے لئے فائدہ مند مقامات ہیں۔

احساس کمتری کے مریضوں کو اگر ایسے شفاخانوں اور ہسپتالوں میں صبح اور شام چکر لگوا دیا جاوے جہاں امیر طبقہ کے مریض بستروں پر لیٹے ہوں۔ تو ان کے مرض کو بہت جلد دور کر دیتا ہے۔

حسد اور کینہ۔ رشتہ داروں اور عزیزوں کے ہاتھوں تحفہ اور ہدایا لینے سے حسد اور کینہ کا مریض جلدی ہی صحت یاب ہو جاتا ہے۔

مایوسی اور ناامیدی کے مریض کو چاہیئے۔ کہ ایسے لوگوں کی سوانحعمریاں مطالعہ کرے۔ یا حالات سے جنہوں نے اپنی ہمت اور استقلال سے ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت میں ترقی کی۔

مالی پریشانی

مالی پریشانیوں کے مریض دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہیں۔ جو کاروبار میں فیل ہو جانے کی وجہ سے اپنے روپیہ کے ساتھ دوسروں کا روپیہ بھی لے ڈوبے ہوں۔ اور زیادہ فکر انہیں دوسروں کے سہاروں کے ٹوٹ جانے کا نہ ہو۔ بلکہ اپنی آرام و آسائش کی زندگی کے سابقہ معیار کو برقرار رکھنے کی تڑپ پریشان کر رہی ہو۔ ایسے مریض عموماً اختلاج قلب اور غشی کے لمبے دوروں میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے معیار زندگی میں ایسی تبدیلی کی جاوے۔ جو سادگی پر مشتمل ہو۔ اور ان کی رہائش ایسے عزیزوں اور دوستوں کے درمیان ہو۔ جو ذی ثروت ہونے کے علاوہ مریض کے حقیقی دردمند ہوں۔

دوسری قسم کے مالی پریشانی کے مریض وہ ہیں۔ جن کو دوسروں کے حقوق کے تلف ہو جانے کا خیال زیادہ ستاتا ہے۔ اور قرضوں کی ادائیگی کا خیال حرز جان بنا رہتا ہے۔ ایسے مریض عموماً دل کی دھڑکن اور بینائی کی کمزوری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کی پریشانی کو دور کرنے کے لئے پہلا قدم یہ ہے۔ کہ ان کو ایسے مکانوں میں رکھا جاوے۔ جو شہر کی گنجان آبادیوں سے دور ہوں۔ اور سیر میں اگر وہ گھوڑے کی سواری کر سکیں۔ تو بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر وہ ایسے چھوٹے چھوٹے قرضہ جات ادا کر سکتے ہوں جن کے ادا ہونے سے بہت سے افراد کی تکالیف میں تخفیف کی امید ہو سکتی ہو۔ تو اس کا ضرور انتظام کریں۔ یہ وہ جذباتی علاج ہیں۔ جو سائیکو سومیٹک علاج کے ماہرین کے نزدیک ادویات کے صحت افزا اثر کے لئے ممد و معاون ہیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے لئے مینیجر صاحب الفضل کو مخاطب کیا جاوے۔ (ایڈیٹر)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالی خواتین کی توجہ کیلئے

سب بہنوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں قادیان کی طرح حفاظت کا انتظام مشکل ہوگا۔ اس لئے بہنیں حتی الوسع قیمتی چیزیں مثلاً زیور زیادہ نقدی وغیرہ اپنے ہمراہ نہ لاویں۔ ورنہ گم ہو جانے کا اندیشہ ہوگا۔ نیز اپنے لئے ایک ایک گلاس اور ایک ایک رکابی بھی ہمراہ لیتی آویں۔ جن بہنوں کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ وہ دوسروں تک بھی اسے پہنچا دیں۔ (ناظم جلسہ سالانہ)

تجارت کی تجارت اور تفریح کی تفریح

برطانوی صنعتی میلے کی اہمیت

سر الیگزانڈر میکسویل

لنڈن ۸ اپریل۔ برطانیہ میں مئی کا مہینہ بہت خوشگوار ہوتا ہے۔ موسم بہار کے بعد موسم گرما کی آمد آمد پر دیہات کے مناظر بہت خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ ہوٹل اور ٹرانسپورٹ میں جگہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس مہینے آنے والے بڑے مزے سے دلچسپی کے مقامات کا تماشا کر سکتے ہیں۔

اسی مہینے لنڈن میں ارلز کورٹ اور اولمپیا کے مقامات پر اور برمنگھم میں کاسل برام وچ کے مقام پر برطانیہ کا صنعتی میلہ ہو رہا ہے۔ سمندر پار سے کئی لوگ اپنی بیوی بچوں سمیت یہاں چھٹی منانے آئیں گے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اسی سال کے میلے پر جو لوگ آئیں۔ وہ تجارت اور تفریح دونوں کام کر سکیں۔ جو لوگ میلے سے ذرا پہلے آئیں گے۔ ان کے لئے تفریح کے کئی سامان موجود ہیں۔ ۹ اپریل کو لنڈن میں انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے درمیان فٹ بال کا میچ ہوگا۔ دو دن بعد رائل البرٹ ہال میں باکسنگ کی چیمپین شپ کے لئے مقابلہ ہوگا۔

اپریل کے وسط میں برمنگھم سے چند میل دور شیکسپیئر کے مولد میں شیکسپیئر کی یاد میں ایک خاص تقریب منائی جا رہی ہے۔ اپریل ہی میں گھوڑ دوڑ کے پروگرام زیادہ رکھے گئے ہیں۔ ۳۰ اپریل کو لنڈن کے برلنگٹن ہاؤس میں آرٹ کی ایک نمائش رائل اکاڈمی کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی ہے۔ ۸ مئی کو "بالٹہ اسمبلی" میں راگ رنگ اور ناٹک رچائے جا رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ۲۳ مئی تک جاری رہے گا۔ اس کے علاوہ کئی نمائشیں ہو رہی ہیں۔ جن سے لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔

اور یہ سب محفلیں اس لئے ہو رہی ہیں۔ کہ برطانیہ کے صنعتی میلے پر آنے والے لوگ پورے طور پر لطف اندوز ہو سکیں۔ میلے میں باہر سے آنے والوں کی سہولت کے لئے ہر ممکن سعی کی جائے گی۔ اطلاعاتی دفاتر صرف کرنسی کے مسائل اور برآمد کے قواعد کے بارے میں نہیں۔ بلکہ تفریحی معلومات بھی بہم پہنچائیں گے۔ زبان کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے ایسے ہنرمند لوگ موجود ہوں گے۔ جو مختلف زبانوں کی ترجمانی کر کے دوسرے کو پورا مطلب سمجھا دیں گے۔ اگرچہ برطانوی شہریوں کو پٹرول کا محدود کوٹہ ملتا ہے۔ لیکن باہر سے آنے والوں کو اتنا پٹرول مہیا کیا جائیگا۔ جس سے وہ خوشگوار دیہاتی علاقوں کی بڑے پیمانے پر سیر کر سکیں گے۔ (ب ا س)

برطانیہ میں مصری کپاس کی کھپت

لنڈن ۸ اپریل۔ گذشتہ سال برطانیہ نے جتنی روئی درآمد کی تھی۔ اس کا ½ حصہ مصر سے آیا تھا۔ اور یہ مقدار ۱۹۴۷ء میں درآمد شدہ مقدار کے مقابلہ میں ½ گنی ہے۔ برطانوی دولت مشترکہ سے ⅕ حصہ اور ⅜ حصہ روئی ان علاقوں سے آئی۔ جہاں قیمت زر نقد میں ادا کرنا پڑی۔

برطانیہ کی روئی کی کاشت کی انجمن کی رپورٹ میں ترقی کے امکانات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ زر نقد کا خرچ اور ایسی قیمتوں کی ادائیگی کا بار جنہیں استعمال کرنے والے مصنوعی طور پر زیادہ سمجھتے ہیں۔ برطانیہ زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کر سکتا۔

پھر بھی رپورٹ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اندازہ ہے۔ کہ ۱۹۴۸ء میں دولت مشترکہ اور سوڈان میں ... وزنی ۵۵۱۵۰۰ گانٹھیں پیدا ہوئیں۔ ۱۹۴۷ء میں ۶ لاکھ گانٹھیں اور ۱۹۴۱ء میں ۹ لاکھ گانٹھیں پیدا ہوئی تھیں۔

۱۹۴۸ء میں ۳۲۵۵۰ پونڈ کا فائدہ ہوا۔ جبکہ ۱۹۴۷ء میں ۲۶۵۲۸ پونڈ کا ہوا تھا۔ ۵ فی صدی کے منافع اور ۴ فی صدی کے بونس کی پھر سفارش کی گئی ہے۔ اور محفوظ ذخیرہ میں ۶۳۶۷ پونڈ رکھا گیا۔ جبکہ ۱۹۴۷ء میں کچھ نہیں رکھا گیا تھا۔ محفوظ ذخیرہ کی رقم اب ۷۴۱۵۵۳ پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔ (اسٹار)

درخواست دعاء

میرے بھائی سید ریاض احمد صاحب گلے میں ہڈی کا کانٹا پھنس جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار سید بشیر احمد تعلیم الاسلام کالج

برمی حکومت اور کیرن باغیوں میں سمجھوتہ

لندن میں اظہار اطمینان

لندن ۸ اپریل:- برمی حکومت اور کیرن قبائل کے درمیان سمجھوتہ ہو جانے کی اطلاع پر لندن میں اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے۔ خاص طور پر اس لئے کہ اس کے معنی یہ ہونگے کہ کمیونسٹوں کے خلاف جنگ کی راہ سے ایک بڑی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔ برما سے آمدہ اطلاعات اس خوف کی وجہ پیدا کرتی ہیں۔ کہ کیرن نیشنل یونین ان شرائط کی پابندی نہیں کرا سکے گی۔ جو اس کے صدر سا بالیگا کی نے منظور کی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اس پر اعتماد رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے برمی وزیراعظم کو بھی یقین دلا دیا ہے کہ ان کو اس سلسلہ میں پورا اختیار حاصل ہے۔

کیرنوں کے اسلحہ ڈال دینے کو تھاکن نو کی سیاسی فتح قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس سمجھوتہ کے بعد حکومت کے بازو کمیونسٹوں کے ساتھ معاملہ کرنے کے لئے آزاد ہو گئے ہیں۔ (رائٹر)

امن بحال ہونے پر برما بہت جلد تجارتی وعدے پورے کرے گا!

نئی دہلی ۸ اپریل۔ ہندوستان میں برمی سفیر سر ماؤنگ جی نے یہاں ایک انٹرویو میں کہا کہ برما کی مصیبت ٹل گئی ہے۔ گڑبڑ جلد ہی ختم ہو جائے گی اور ملک میں پرامن حالات پیدا ہو جائیں گے۔ انہوں نے اس خیال کی پرزور تردید کی کہ برمی حکومت کا شیرازہ بکھرنے والا ہے۔ اور یہ کہ اس کا اقتدار رنگون کے گرد صرف چند میل تک قائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا شیرازہ یقیناً نہیں بکھرے گا۔ برما کے ۶ وزیروں کے استعفیٰ کا اصل مقصد حکومت کو مضبوط کرنا ملک کو متحد کرنا اور تھاکن نو کو ایک نگران حکومت کی تشکیل میں آزادی دینا تھا تاکہ وہ جلد سے جلد برما میں ازادانہ انتخاب کرا سکیں۔ سفیر موصوف نے مزید کہا کہ ہم اپنے تجارتی وعدے پورے کر رہے ہیں۔ رنگون سے ۹۰ میل دور بسین بندرگاہ پہلے کی طرح مصروف عمل ہے۔

سر ماؤنگ جی نے کہا کہ اگرچہ باغیوں کی کامیابی بظاہر بہت شاندار معلوم ہوتی تھی۔ لیکن فوجی لحاظ سے اسکی کچھ زیادہ قدر و قیمت نہیں تھی۔ ان کی کسی جگہ منظم حکومت قائم نہیں ہے اور جب سرکاری فوجیں ان کے مقبوضہ علاقہ میں پہنچتی تھیں تو وہ پسپا ہو جاتی تھیں۔

انہوں نے بتایا کہ برمی حکومت نے برطانوی حکومت سے قرضہ کی درخواست کی ہے۔ تاکہ برما بالخصوص چاول کی برآمد کے سلسلے میں تجارتی وعدے پورے کر سکے۔ نیز یہ کہ باغیوں کے خلاف اقدام کی وجہ سے معاوی اخراجات کو برداشت کر سکے۔ برما نے کسی ملک سے فوجی امداد کے لئے درخواست نہیں کی ہے۔ (اسٹار)

بوچستان میں راشن میں اضافہ!

کوئٹہ ۸ اپریل:- یہاں مجریہ ایک اعلامیہ مظہر ہے کہ بلوچستان میں گیہوں کے راشن کا کوٹہ ۶ کے بجائے دس سیر فی شخص فی ماہ کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

شامی انقلاب

بیروت ۸ اپریل:- اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن نے شام کے حالیہ انقلاب پر غور کرنے کے لئے ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا۔ (اسٹار)

نوٹس

یکم مئی ۱۹۴۹ء سے جب اجناس خوردنی اور مرغی خانے بذریعہ ریل ویگنوں۔ نقل و حمل کی گاڑیوں اور ہاؤس بکسوں میں بھیجے جائیں گے تو عام کرایہ اسباب چارج کرنے کے علاوہ سفر کے دونوں اطراف پر محصول چونگی بھی وصول کیا جائے گا

فی چار پہیوں والی گاڑی کیلئے

کھلی گیج	۳—۸—۰
میٹر گیج	۲—۸—۰
تنگ گیج	۱—۸—۰

(۲) ۳۳ فی صدی کا مزید چارج اس کے علاوہ ہوگا)

چھ پہیوں والی گاڑیوں اور ریلگیوں کے چارجوں میں اسی نسبت سے اضافہ کیا جائیگا

چیف کمرشل منیجر۔

بچوں کے لئے متحدہ اقوام کے ہنگامی فنڈ سے پاکستان کو طبی امداد

کراچی ۸ اپریل: بچوں کے لئے متحدہ اقوام کے ہنگامی فنڈ نے حکومت پاکستان کو ۲۵۰۰۰۰ ڈالر دیئے ہیں۔ ڈاکٹر واٹ بچوں کے لئے متحدہ اقوام کے ہنگامی فنڈ کے ڈائرکٹر برائے مشرق وسطیٰ نے ۷ اپریل کو بچوں کے لئے متحدہ اقوام کی اپیل کے ... میں جو مس فاطمہ جناح کی صدارت میں ہوا تھا۔ ان مقاصد کی تفصیل بیان کی جن کے لئے یہ روپیہ صرف کیا جائیگا۔ آپ نے کہا کہ یہ رقم حسب ذیل کاموں کے لئے خرچ کی جا سکتی ہے (۱) دوسرے ممالک میں علم طب کے تمام شعبوں میں تربیت کے لئے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کی فیلوشپ (۲) پاکستان میں انسداد تپ دق کی ادویات تیار کرنے کے لئے بی سی جی لیبارٹری کا قیام اور تپ دق کی ایسی تشخیصی لیبارٹری کی تشکیل جو جدید ترین آلات سے آراستہ ہو (۳) لوگوں کو تپ دق سے محفوظ رکھنے کے لئے ۱۶ برس تک کی عمر والے ہر بچے کے بی۔سی۔جی کے ٹیکے لگانے (۴) انسداد ملیریا کے ادارہ کا قیام۔ ڈاکٹر واٹ نے یہ بھی بیان کیا کہ مذکورہ بالا رقم کے علاوہ انسداد ملیریا اور تپ دق کی سرگرمیوں کے لئے ۳۰۰۰۰۰ اور دس لاکھ ڈالروں کے ہر دو عطیے ہندوستان پاکستان اور لنکا کو مشترک طور پر دیئے جائیں گے توقع ہے کہ طبی ساز و سامان کی ضرورت اور ... کے حالات کے پیش نظر پاکستان کا حصہ کافی معقول ہوگا۔

چیکوسلاویکیا جن ممالک کو اسلحہ مہیا کر رہا ہے ان میں پاکستان بھی شامل ہے

جنوبی ایشیا میں کمیونسٹ اثر پھیلانے کی کوششیں

نیویارک ۸ اپریل۔ اخبار نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون نے مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے جو اس کے نامہ نگار نے ۲ مارچ کو بلگریڈ سے ارسال کی تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ چیکوسلاویکیا کی کمیونسٹ حکومت نے کثیر تعداد میں رائفلیں اور گولہ بارود پاکستان کو بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں جو سب سے پہلا جہاز پولینڈ کی بندرگاہ سے روانہ ہوا، اس پر ۵۰۰ رائفلیں اور ۵لاکھ گولیاں تھیں۔ یہ رائفلیں چیکوسلاویکیا کے اسلحہ تیار کرنے والے مشہور کارخانے "برنو" کی بنی ہوئی ہیں۔ ان رائفلوں کی اوسط قیمت ۴۰ ڈالر فی رائفل اور گولیوں کی ۷۵ ڈالر فی ہزار تھی۔ اس لحاظ سے جہاز پر پانچ لاکھ ڈالر کا سامان بھیجا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ روانگی سے قبل چیکوسلاویکیا کے برآمد کنندوں نے ۱۶ لاکھ فرانک کا سامان پاکستان روانہ کرنے سے قبل سوئٹزرلینڈ کے توسط سے بیمہ کرانے کی کوشش کی تھی۔ سوئٹزرلینڈ کے دلال نے لنڈن میں اس کا بیمہ کرانے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہا۔ ۱۶ لاکھ فرانک کی رقم میں ۲۰ ہزار رائفلیں اور ۲ کروڑ گولیاں [illegible]۔ اس کے علاوہ چیکوسلاویکیا قسم کی برین گن اور بھاری مشین گنوں کی ایک بڑی تعداد بھی ہوتی۔

پاکستان کے نمائندوں نے گذشتہ موسم گرما میں مذاکرات شروع کئے تھے اور ایک لاکھ رائفلوں کا آرڈر دیا تھا جس میں سے نصف اسرائیل کے خلاف عربوں کی جنگ میں استعمال ہونے کے لئے مصر روانہ کردی جائیں لیکن یہ سودا نہ ہو سکا۔ بعد میں پاکستان نے صرف پاکستانی فوجوں کے استعمال کے لئے ایک لاکھ رائفلیں طلب کیں۔ معلوم ہوا ہے کہ چیکوسلاویکیا کے صنعت کاروں نے پاکستان میں چیکوسلاویکیا کے ماہرین کی مدد سے اسلحہ سازی کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے امکان پر بھی گفت و شنید کی تھی۔

چیکوسلاویکیا کے چھوٹے قسم کے اسلحہ کا ایک جہاز کچھ عرصہ ہوا جنوا کی بندرگاہ سے خلیج فارس کی جانب روانہ کیا گیا تھا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ جہاز افغانستان کے لئے مال لے گیا ہے۔ چیکوسلاویکیا کی حکومت افغانستان کے دارالحکومت کابل میں اپنے نمائندوں کی تعداد بڑھا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسی موسم سرما میں چیکوسلاویکیا سے [illegible] جہاز بہت معمولی مقدار میں اسلحہ لے کر پہنچا گیا ہے۔ گذشتہ دنوں میں چیکوسلاویکیا کا ایک [illegible] چین کے دارالحکومت [illegible] کیا تھا۔

چیکوسلاویکیا کی حکومت کو ڈالر کی سخت ضرورت ہے [illegible] پاکستان نے ہاتھ اسلحہ کی فروخت سے [illegible] حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کمیونسٹ جنوبی ایشیا [illegible] اثر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے [illegible] باشندے چھوٹے ہتھیاروں کی تجارت [illegible] کراچی گئے تھے۔ [illegible] جنوا سے ہسپانیہ کو بھی روانہ کیا گیا تھا۔ [illegible] پورٹ سعید سے ایک جہاز [illegible] یونانی باغیوں کے [illegible] کیا جاتا تھا کہ یونانی باغیوں کے [illegible] بحیرہ اسود کے راستہ روسی جہاز اسلحہ پہنچاتے [illegible]۔ (اسٹار)

دمشق میں عراق اور شرق اردن کے نمائندے

دمشق ۸ اپریل۔ عراقی وزیر اعظم نوری السعید پاشا کی جانب سے ایک خصوصی مشن پر عراق کے نائب وزیر اعظم السید جلال بابا یہاں پہنچے اور حسنی الزعیم سے ملاقات کرنے کے بعد وہ اسی جہاز سے واپس چلے گئے۔ شاہ عبد اللہ کی جانب سے کرنل عبد اللہ التل بھی عمان سے پہنچے اور انہوں نے بھی کرنل زعیم سے ملاقات کی۔ (اسٹار)

ہندوستان پانچ لاکھ ٹن فولاد درآمد کریگا

نئی دہلی ۸ اپریل۔ ہندوستان کو سال رواں میں ۵ لاکھ ٹن فولاد درآمد کرنے کی توقع ہے۔ نو لاکھ ٹن ملک کی پیداوار کے ساتھ یہ فولاد ذرائع فوجی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ صرف بلجیم نے ۵ لاکھ ٹن فولاد کی پیشکش کی ہے۔ لیکن زیادہ قیمت ہونے کی وجہ سے ہندوستان ابتدائی چھ ماہ میں بلجیم سے ایک لاکھ ۳۶ ہزار ٹن فولاد منگائے گا۔ برطانیہ سے ایک لاکھ ٹن اور امریکہ سے ۲ لاکھ ٹن ملنے کی توقع ہے۔ ابتدائی چھ ماہ میں فرانس سے مزید ۳۰ ہزار ٹن درآمد کیا جائے گا۔

ہندوستان کو فولاد کی بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ یہ قیمت ۵۰۰ سے ۶۰۰ روپیہ فی ٹن تک ہوگی۔ مرکزی حکومت اندرونی پیداوار ۲۵۰ روپیہ فی ٹن خرید کر ۴۰۰ روپیہ فی ٹن فروخت کرتی ہے۔ (اسٹار)

ریاستوں میں پاکستان لیگ کی شاخیں کھولنے کا حق غیر آئینی ہے

صدر پاکستان اسٹیٹ مسلم لیگ کا بیان

کراچی ۸ اپریل۔ اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ اور پاکستان ریاستی مسلم لیگ دونوں کے صدور اپنی اپنی لیڈری برقرار رکھنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ پاکستان ریاستی مسلم لیگ کے صدر مسٹر مظفر عالم نے بیان کیا کہ دونوں صدروں کو مستعفی ہو جانا چاہئے۔ اور کسی اور شخص کو یہ ذمہ داری اٹھانے دینا چاہئے۔ پاکستان لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان کو ایک بیان کا جواب دیتے ہوئے مسٹر مظفر عالم نے ایک بیان میں کہا کہ چوہدری صاحب نے میری ورکنگ کمیٹی پر ریاستوں میں ایک متوازی لیگ بنانے کا الزام لگایا ہے لیکن یہ الزام خود انہی پر عائد ہوتا ہے۔ حقیقت میں انہی لوگوں پر متوازی لیگ کی تنظیم کرنے کا الزام لگایا جا سکتا ہے جنہوں نے اس وقت تک ریاستوں میں کوئی تنظیم نہیں کی اور اب وہ تنظیم کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں اور وہاں کے مسلمانوں کی وحدت کو منتشر کرنے کے درپے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ چوہدری صاحب کو صوبوں میں مخالفت کے جس طوفان کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے وہ ان کا اپنا پیدا کردہ ہے اور انہوں نے صوبوں میں مسلمانوں کے اتحاد کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ بعض اخبارات تو یہاں تک کہتے ہیں کہ وہ اپنی لیڈرشپ تھوپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی میرے متعلق بھی کہا گیا ہے۔ [illegible] ہم دونوں کو اپنے عہدوں سے مستعفی ہو کر کسی اور کو ان ذمہ داریوں کے اٹھانے کی اجازت دینی چاہئے۔ ہمیں پاکستان کے صوبوں اور ریاستوں میں ملت کی وحدت سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہ ہونی چاہئے۔

یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ وہ لوگ دوسروں پر آئین کا احترام نہ کرنے کا الزام لگاتے ہیں جو خود آئین سے لاعلمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ کے آئین کی دفعہ ۲۶ کے مطابق ورکنگ کمیٹی کو پاکستان میں شامل ہونے والی سیاسی لیگ کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ پاکستان ورکنگ کمیٹی کا ریاستوں میں براہ راست مسلم لیگ کی تنظیم کرنے کا فیصلہ بالکل غیر آئینی ہے۔ ریاستی مسلم لیگ کو دوسری سیاسی جماعتوں سے نہ رہیں [illegible] بھی حماقت ہے۔ [illegible] نواب بہادر یار جنگ مرحوم نے قائد اعظم کی [illegible] پر ستمبر میں قائم کیا تھا۔ نیز پاکستان مسلم لیگ [illegible] اس کے اغراض و مقاصد اور آئین بھی مشابہ ہیں۔ (اسٹار)

ہسپانیہ اور عراق کے تعلقات

جنیوا ۸ اپریل۔ عراق میں ہسپانوی وزیر مختار نے ہسپانیہ اور عرب ممالک کے درمیان موجودہ دوستانہ تعلقات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کی حکومت عراق کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے کی خواہاں ہے اور ہسپانیہ پہلے ہی عراقی پیداوار خریدنے کی پیشکش کر چکا ہے۔ (رائٹر)

اقوام متحدہ کے ادارہ [illegible] زراعت کا نمائندہ کراچی میں

کراچی ۸ اپریل۔ اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کے چوتھے اجلاس میں جو پچھلے سال واشنگٹن میں منعقد ہوا تھا یہ قرارداد منظور کی گئی تھی کہ ۱۹۴۹ء میں مشرق بعید میں امداد باہمی کے اداروں کا اجلاس طلب کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مشرق بعید کے مختلف ممالک سے متعلقہ اعداد و شمار فراہم کرنے کے لئے دہلی پر اس اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ خوراک و زراعت کے ادارہ نے ادارہ کے دیہات سدھار کے شعبہ کے مشیر مسٹر ایمنیڈبز کو بعض ضروری ممالک کا دورہ کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ مسٹر ملر جو آجکل نئی دہلی میں ہیں۔ آج شام ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی پہنچیں گے اور حکومت پاکستان کے محکمہ امداد باہمی کے افسران سے امداد باہمی کے مسائل پر تبادلہ خیال کریں گے۔

ایس ایس "اسلامی" ۱۰ اپریل کو چٹاگانگ روانہ ہو گا

کراچی ۸ اپریل۔ مسافر اور سامان کا جہاز ایس ایس اسلامی ۱۰ اپریل ۱۹۴۹ء کو کراچی سے چٹاگانگ روانہ ہوگا۔ مسافر "گودی" نمبرا پر طبی معائنہ اور کسٹم کے سلسلہ میں سامان کی دیکھ بھال کے بعد اسی دن ۹ بجے صبح جہاز پر سوار ہوں گے۔ اور بھاری سامان ۹ اپریل کو شام کے ۴ بجے لادا جائے گا۔

مسافروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ان کے پاس چیچک اور ہیضہ کے ٹیکوں کے سرٹیفکیٹ ہونے چاہئیں۔ کیونکہ جہاز [illegible] تک بیس گھنٹے میں ٹھہرے گا۔

نیپال میں ریڈیو اسٹیشن

نئی دہلی ۸ اپریل۔ حکومت نیپال نے نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں شارٹ اور میڈیم ویو کا ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اسٹیشن داخلی اور بیرونی دونوں [illegible] نشر کرے گا۔ (اسٹار)

ہندوستان میں آئرلینڈ کا سفارتخانہ

نئی دہلی ۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب نئی دہلی میں آئرلینڈ کا ایک سفارتخانہ قائم ہونے والا ہے۔

پچھلے سال ہی آئرلینڈ اور ہندوستان نے سفارتی نمائندے بھیجنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ (اسٹار)